اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۲۰

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم چہار شنبہ

جلد ۲۸	۲۴ ماہ وفا ۱۹ ش ۱۳	۱۸ جمادی الآخری ۱۳۵۹ھ	۲۴ جولائی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۶۶

خطبہ جمعہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقائد کا فیصلہ کسی بورڈ سے نہیں کرایا جاسکتا

فیصلہ کا آسان طریق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایداللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ ۔ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میرے سامنے

اخبار پیغام صلح

کے ایک مضمون کا ایک خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ میں تین ماہ سے فیصلہ کا ایک آسان طریق پیش کر رہا ہوں۔ مگر اسے قبول نہیں کیا جاتا۔ اور وہ طریق یہ ہے۔ کہ

اختلافی مسائل کا تصفیہ

دونوں جماعتوں کے امام آپس میں کر لیں اور فیصلہ کے لئے ایک بورڈ مقرر کر لیا جائے۔ جس میں دس ممبر ہوں۔ پانچ میں ان کی جماعت میں سے چن لوں۔ اور پانچ وہ ہماری جماعت میں سے چن لیں۔ اور پھر یہ بورڈ فیصلہ کر دے۔ کہ کس کے عقائد صحیح ہیں۔

مولوی صاحب کا خیال ہے۔ کہ وہ یہ طریق تین ماہ سے پیش کر رہے ہیں۔ مگر جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ غالباً سنہ ۱۹۱۵ء سے یہ طریق پیش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح تین ماہ نہیں۔ بلکہ ۲۳۔ سال ان کی اس تجویز پر گزر چکے ہیں۔ اور میں نے اس

۲۳ سال کے عرصہ میں

اسے قبول نہیں کیا۔ بلکہ کئی دفعہ اس کا جواب بھی دے چکا ہوں۔ اس تجویز پر اول تو مجھے یہ اعتراض ہے۔ کہ مذہبی عقائد کا فیصلہ کوئی دوسرا شخص کرے وہ پانچ آدمی تو الگ رہے۔ جو وہ ہماری جماعت سے منتخب کریں گے۔ اور وہ بھی الگ رہے۔ جو میں ان کی جماعت سے کروں گا۔ میں تو

مذہبی عقائد کے بارہ میں

اپنی بیوی۔ بیٹوں اور بھائیوں کا فیصلہ بھی منظور کرنے کو تیار نہیں۔ مجھے شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی۔ کہ خدا تعالیٰ کے سامنے میرے عقائد کے متعلق کوئی دوسرا شخص جوابدہ ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ کے سامنے میرے عقائد کے متعلق نہ کوئی بھائی جوابدہ ہو سکتا ہے نہ بیٹا۔ اور نہ بیوی اور نہ کوئی اور عزیز اس کے لئے میں خود ہی جوابدہ ہو سکتا ہوں۔ میرے عقیدہ کا سوال میرے ہی لئے ہے۔ اور میں اس میں کسی دوسرے کا فیصلہ کیوں قبول کروں۔ اور اس سے یہ معلوم کروں۔ کہ

میرا عقیدہ

غلط ہے۔ یا صحیح۔ جو اسے غلط سمجھتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی اسے غلط کہتا ہے۔ اور جو صحیح سمجھتا ہے۔ وہ پہلے ہی صحیح سمجھتا ہے۔ پھر فیصلہ کرنے کے وقت کون سی کوئی ایسی نئی بات مولوی صاحب پیش کریں گے۔ کہ وہ اپنا خیال تبدیل کرلے گا۔ آخر ایسے پنچ انہی لوگوں میں سے مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ جو عالم ہوں۔ اور جو عالم ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۲ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف اور درد شکم کی تکلیف ہے۔ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو سردرد اور بخار کی شکائت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

شیخ عبدالقادر صاحب اور مولوی چراغ الدین صاحب جنہیں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے لنگے ضلع گجرات بھیجا گیا تھا۔ واپس آگئے ہیں:

انہوں نے پہلے ہی کافی غور کر لیا ہوا ہے۔ وُہ اپنے خیال کو تبدیل کیونکر کرسکیں گے۔ یا تو مولوی صاحب اعلان کریں۔ کہ انہوں نے کوئی ایسے نئے حوالے دریافت کئے ہیں۔ جو پہلے پیش نہیں ہوئے۔ اور اگر یہ بات نہیں تو پھر پہلے ہی حوالوں سے وُہ لوگ اپنے عقیدہ کو کس طرح تبدیل کرلیں گے جو ان پر سالہا سال تک غور کر چکے ہیں اور

علیٰ وجہ البصیرت اپنے ایمان پر قائم

ہیں۔ اور جو لوگ ایسے نہ ہوں۔ وہ میرے نمائندے کس طرح ہوسکتے ہیں۔ یا کیا پھر مولوی صاحب ایسے لوگ چنیں گے جن کو پہلے ان حوالوں کا بھی پتہ نہیں۔ جو آئے دن پیش ہوتے رہتے ہیں۔ اگر یہی بات ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ گویا دو عالموں پر چند جاہل فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کئے جائینگے اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگ کیا فیصلہ کرسکیں گے۔ پھر کسی انسان کے فیصلہ کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ کے معنی

تو یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا کہا ہے۔ اور ہماری جماعت میں سے ان کے چنے ہوئے پانچ آدمی تو درکنار اگر سو فی صدی جماعت بھی اس کے خلاف فیصلہ کرے تو میں کبھی نہیں مانوں گا۔ بلکہ صاف کہہ دوں گا۔ کہ تم لوگ جدھر مرضی ہے جاؤ میرا عقیدہ یہی رہے گا۔ پس میں کسی کا یہ حق نہیں سمجھتا۔ خواہ اسے مولوی محمد علی صاحب نے ہماری جماعت سے چنا ہو۔ یا میں نے ان کے گروہ سے۔ کہ

میرے عقائد کے متعلق فیصلہ

کرے۔ کہ صحیح ہیں یا غلط۔ اور جب میں اسے جائز ہی نہیں سمجھتا۔ تو اس طریق کو اختیار کیسے کرسکتا ہوں۔ اور جس فیصلہ کی میرے نزدیک قیمت ہی کوئی نہیں۔ میں دوسروں کے سامنے اسے پیش کرکے کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس کی قدر کرو۔ انتظامی اور دنیوی امور میں تو ججوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور لوگ ان کے فیصلوں کو مانتے بھی ہیں۔ مگر دینی امور میں نہیں۔

دنیوی امور میں

عقیدہ کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ وہاں صرف حقوق کا سوال ہوتا ہے۔ اس میں جج غلطی بھی کرسکتا ہے۔ مگر چونکہ شخصی حقوق پر قومی امن مقدم ہوتا ہے۔ باوجود ججوں سے غلطی کے امکان کے ان کے فیصلوں کو مانا جاتا ہے۔ اور منوایا جاتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ فیصلے ضرور درست ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ خواہ وہ غلط ہوں۔ ان پر عمل کرنے سے ہی ملکی امن قائم رہتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ ممکن ہے کوئی شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہو۔ مگر اپنی چرب زبانی سے اپنے حق میں فیصلہ کرالے اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ میرا اس کے حق میں فیصلہ کر دینا اسے خدا کی گرفت سے نہیں بچا سکے گا۔ اگر دیدہ دانستہ وہ دوسرے کا حق لے گا۔ تو قیامت کے دن وُہ ضرور اس کی سزا پائے گا۔ پس جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قضا کے فیصلوں کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ دھوکا دے کر مجھ سے بھی غلط فیصلہ کرایا جاسکتا ہے۔ تو اور کونسا جج ہوسکتا ہے۔ جس سے غلطی نہ ہوسکے۔ مگر باوجود اسکے افراد سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ خواہ وہ فیصلہ ان کے نزدیک درست ہو۔ یا غلط اس کو تسلیم کرلیں۔ اور یہ ایک قربانی ہے۔ جو قومی امن کے قیام کی خاطر ان سے طلب کی جاتی ہے۔ مگر

دین کے معاملہ میں

ایسا نہیں ہوسکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک دفعہ شیخ یعقوب علی صاحب میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں نے خواجہ صاحب سے کہا تھا۔ کہ باہم اختلاف درست نہیں۔ چنانچہ میری نصیحت کا اثر ہوا ہے۔ اور انہوں نے مجھے بھجوایا ہے۔ کہ آؤ صلح کرلیں۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ میرا اور خواجہ صاحب کا اختلاف کیا ہے۔ کیا کسی دنیوی معاملہ پر اختلاف ہے اگر ایسا ہے تو صلح کا کوئی سوال نہیں وہ مجھ سے جو بھی مطالبہ کرتے ہیں میں اسے منظور کرتا ہوں۔ میری کوئی چیز اگر وہ لینا چاہیں تو بے شک لے لیں۔ مجھ سے پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر اختلاف دینی ہے تو پھر نہ میرا کوئی اختیار ہے۔ کہ اس میں سے کوئی چیز چھوڑ دوں۔ اور نہ ان کا۔ اگر چھوڑیں گے تو پہلے اگر ایک بے دین ہے تو پھر دونوں بے دین ہو جائیں گے۔ تو

عقائد کے بارہ میں

کسی کے فیصلہ کے کوئی معنی ہی نہیں دینی امور میں فیصلہ ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود کرتا ہے۔ ہم میں سے جو لوگ اس وقت جماعت میں شامل ہیں۔ انہوں نے خود اپنے متعلق فیصلہ کیا تھا۔ کیا پہلے کوئی دس اشخاص کا بورڈ مقرر ہوا تھا۔ جس نے فیصلہ کیا۔ کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ اور پھر انہوں نے مانا تھا۔ ہرگز نہیں۔ عقائد کے بارہ میں دس تو کیا سو آدمیوں کا بورڈ ہو تو بھی انسان کے دل کو تسلی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے دینی امور میں فیصلہ کا طریق یہی ہے۔ کہ انسان کے ضمیر کو تسلی ہو جائے۔ اور دل مان لے۔ دوسروں کے فیصلہ کا کوئی سوال نہیں ہوتا کیا آج بھی کروڑوں لوگ ایسے نہیں۔ جو یہ فیصلہ دیتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) سچے نہیں ہیں۔ مگر کیا ہم ان کے اس فیصلہ کو مان لیتے ہیں یا ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ اور جب دل آپ کی صداقت پر مطمئن ہو جاتا ہے تو تسلیم کر لیتے ہیں ہم میں سے ہر ایک ایسا ہے۔ جس نے کروڑوں انسانوں کے فیصلہ کو رد کیا۔ اور صرف اپنی ضمیر اور دل کے فیصلہ کو درست مانتے ہوئے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا ہے۔ تو دینی امور میں دوسروں کے فیصلہ کے کوئی معنی نہیں ہوسکتے ہاں دنیوی معاملات میں ان کو مان لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی نہ مانے تو سب اسے یہی کہتے ہیں۔ کہ قوم کی اکثریت کے فیصلہ کو کیوں چھوڑتے ہو۔ دنیوی امور میں اخروی زندگی پر اثر نہیں پڑتا۔ ان کا تعلق صرف اس عارضی زندگی سے ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اس میں غلطی بھی ہو جائے۔ تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر دین کا تعلق چونکہ اخروی زندگی سے ہے۔ اس لئے

دینی امور کا فیصلہ

کرنے کے لئے کوئی قاضی یا جج مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ پس اگر مولوی محمد علی صاحب چاہتے ہیں۔ کہ اپنی جماعت میں سے ان کے منتخبہ پانچ اور ان کی جماعت میں سے اپنے منتخبہ پانچ اشخاص سے میں اپنے عقائد کا فیصلہ کراؤں۔ اور پھر اسے مان لوں۔ یا اسے دُنیا کے سامنے پیش کروں۔ تو میں اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ دینی عقائد کا فیصلہ ہمیشہ انسان کی کانشنس ہی کرتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے سامنے اسی کے فیصلہ کے مطابق انسان اپنے

ایمان کا اقرار

کرتا ہے۔ اگر تو وہ جھوٹ کہتا ہے۔ تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ لیکن اگر سچے طور پر داخل ہوتا ہے۔ تو اگر اس کا فیصلہ غلط بھی ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو خدا تعالیٰ کی بخشش اسے ڈھانپ لے گی۔ دینی امور میں فیصلہ کا یہی طریق آدم سے لے کر اب تک چلا آتا ہے اس کے سوا اور کوئی قاعدہ نہیں۔ اور اس کے خلاف کوئی نیا قاعدہ تجویز کرنے کے نہ مولوی محمد علی صاحب مجاز ہیں۔ اور نہ میں۔ یہی طریق پہلے تھا۔ اور یہی طریق اب ہے۔ اس کے سوا کوئی طریق اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر اس بورڈ سے مولوی صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ انتظامی معاملات کا فیصلہ کرے۔ وقت کی تعیین مجلس مناظرہ میں شرکت کے لئے موزوں اشخاص کو ٹکٹ دینا وغیرہ وغیرہ۔ اور اس کی متعلقہ شرائط کی پابندی کرانا۔ تو یہ نہایت ضروری ہے۔ اور ایسا بورڈ ضرور ہونا چاہیئے۔ دُنیوی اور انتظامی امور میں ہم اس کی بات کو پوری طرح تسلیم کریں گے۔ یا ایسے امور میں اس کا فیصلہ مان لیں گے۔ جن کا ہمارے یا کسی اور کے دین پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مگر عقائد کے بارہ میں اس کے فیصلہ کو نہیں مان سکتے۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس

بورڈ کا طریق انتخاب

جو پیش کیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے ہمیشہ یہ جواب دیا ہے۔ کہ یہ غیر طبعی ہے۔ ایسے لوگوں کا انتخاب اپنی اپنی طرف سے ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت میں سے وہ منتخب کریں اور ان کی جماعت میں سے ہم۔ بلکہ ہم اپنے آدمی منتخب کریں۔ اور وہ اپنے۔ ان کی طرف سے یہ شرط بیس سال سے زائد عرصہ سے پیش ہو رہی ہے۔ اور اسے پیش کر کے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ گویا بڑا تیر مارا ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اس کا جواب دیا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہم میں سے منافق چن لیں اس کا جواب وہ یہ دیا کرتے ہیں۔ کہ جن کو ہم منافق کہہ دیں گے۔ ان کو وہ چھوڑ دیں گے۔ مگر میں اس طرح

منافقوں کا اظہار

کر کے ان کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کیوں دُوں۔ ہم میں جو منافق ہیں۔ ان کو نکال کر وہ اب تک اپنے ساتھ تو شامل نہیں کر سکے۔ مگر چاہتے ہیں۔ کہ ہم اپنوں میں سے بعض کو منافق کہہ کر ان کے ہاتھ میں ایک ہتھیار دے دیں۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ کہ ایسے لوگوں کے ذریعہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ایسے لوگ کسی کام نہیں آیا کرتے۔ اب تک جتنے لوگ ہم میں سے نکلے ہیں مثلاً مستری اور مصری پارٹی وغیرہ۔ ان میں سے کتنوں نے ان کو فائدہ دیا ہے۔ یہ بات کہ ہم خود کہہ دیں۔ کہ فلاں منافق ہے۔ بالکل فضول ہے۔ یہ میں نہیں کر سکتا۔ اس معاملہ میں میں کتنا ہی دلیر کیوں نہ ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو زیادہ دلیر نہیں ہو سکتا۔ آپ نے

مدینہ کے منافقوں کے نام

حذیفہ بن الیمان کو مخفی طور پر بتائے تھے۔ اور صحابہ رضہ ہمیشہ ان سے پوچھتے رہے۔ مگر انہوں نے ہمیشہ ہی بتانے سے انکار کیا۔ اور یہی کہتے رہے۔ کہ یہ میرے محبوب کا راز ہے۔ جو میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب صحابہ نے یہ پتہ لگانا ہوتا۔ کہ کون منافق ہے۔ تا اس کا جنازہ نہ پڑھیں۔ تو وہ دیکھ لیتے تھے۔ کہ حذیفہ نے اس کا جنازہ موقعہ ملنے کے باوجود پڑھا ہے۔ یا نہیں۔ جس کا جنازہ وہ نہ پڑھتے صحابہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

در اصل منافقوں کے نام کا اخفا ان کے ایمان کی حفاظت کے پیش نظر ہوتا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص آج منافق ہو۔ مگر بعد میں اس کی حالت درست ہو جائے۔

انسان کے دل کی کیفیت

ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ عین ممکن ہے کہ کوئی منافق بعد میں درست ہو جائے اس لئے ان کے نام کا اظہار مناسب نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ اکثر منافقوں کا علم غیر فریق کو ہوتا ہے اپنوں کو نہیں۔ منافق کے تو معنے ہی یہ ہوتے ہیں۔ کہ ایک جماعت میں شامل رہتے ہوئے اس کے مخالفوں سے پوشیدہ تعلقات رکھے۔ اس لئے ہم میں جو منافق ہیں۔ ان میں سے اکثر کا پتہ ہمارے دشمن کو ہی ہو سکتا ہے۔ ہمیں کیا پتہ ہو سکتا ہے۔

پس اگر وہ منافقین کو چن لیں۔ تو ہم کو ان کا کیا علم ہو سکتا ہے۔ یہ تو ان کو ہی پتہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہی سے مخفی تعلقات کا نام تو نفاق ہے۔ بے شک مجھے بعض کا علم ہے۔ مگر شریعت مجھے اس کی اجازت نہیں دیتی کہ ان کی ہدایت کے تمام ذرائع استعمال کئے بغیر ان کے نام کا اظہار کر دوں۔ کیونکہ کئی جو آج منافق ہیں۔ ہو سکتا ہے کل درست ہو جائیں۔ اس لئے اگر مجھے علم ہو۔ تو بھی مجھے ان کے

ناموں کے اظہار کی اجازت نہیں

نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام ظاہر کئے۔ نہ صحابہ رضہ نے اور نہ میں کر سکتا ہوں۔ جب تک کہ وہ خود جماعت کے مقابل پر کھڑے ہو کر ظاہر نہ ہو جائیں۔ میں خود ان کو ظاہر کر کے انہیں مخالفوں کی صف میں کیوں کھڑا کروں؟ اور ان کی ہدایت کے امکانات کیوں ختم کر دوں۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹھے ہوئے ایک شخص کے متعلق ذکر کر رہے تھے۔ کہ وہ ایسا بُرا ہے۔ اس نے یہ خرابی کی۔ یہ کی۔ اتنے میں وہی شخص آ گیا۔ آپ نے اُٹھ کر دروازہ کھولا۔ اسے بٹھایا۔ اور اس سے باتیں کرنے لگے۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ! آپ ابھی ایسا کرتے ہیں۔ ابھی تو آپ اس کی مذمت کر رہے تھے۔ اور ابھی اس کا اعزاز کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہ میں اس کے شر کو بے موقع ظاہر ہونے دُوں اور اس طرح آپ نے بتایا۔ کہ جب تک کسی کے

شر کے اظہار کا وقت

نہ آئے۔ اسے خود ظاہر کر کے دشمن بنا لینا ضروری نہیں۔ ممکن ہے۔ وہ ایمان ہی لے آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل دو وجوہ سے ہی ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ آپ نعوذ باللہ من ذالک اس سے ڈرتے تھے۔ کہ یہ مجھے نقصان پہنچائے گا۔ مگر اس قسم کا خیال آپ کے متعلق نہیں کیا جا سکتا۔ اور دوسرے اس وجہ سے کہ پیشتر اس کے کہ اس کا شر ظاہر ہو۔ میں اسے دشمنوں کی صف میں کیوں کھڑا کروں۔ اور اصل وجہ یہی ہے یہ در اصل رحمت کی وجہ سے ہے۔ اور آپ نے جو کچھ کیا۔ اس کے یہی معنے تھے کہ اس کے لئے ہدایت کا دروازہ کھلا رہے۔ اور آپ کا یہی طریق مجھے بھی مجبور کرتا ہے۔ کہ اگر مجھے علم ہو۔ تو بھی میں کسی کا نام ظاہر نہ کروں۔ جب تک کہ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم ہو جائے کہ اب اسے ہدایت نہیں ہو گی۔ اور یا پھر وہ خود ظاہر نہ ہو جائے۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ مجھے سب کا علم ہو۔ باقی رہا ان کا یہ اعتراض کہ اس سے معلوم ہوا۔ ہماری جماعت میں منافق ہیں۔ اور ان میں نہیں۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میں فطرتاً

منافقوں کی تلاش

سے معذور ہوں۔ اور وہ فطرتاً منافقوں کی تلاش میں ماہر ہیں۔ ان میں تجسس اور ٹوہ لگانے کی عادت ہے۔ جو مجھ میں نہیں

نیوڑین
کے استعمال سے
چھائیوں کا نام ونشان تک باقی نہیں رہتا۔ کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ جھُریوں و بدنما داغوں کو دُور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے۔ پھوڑے پھُنسی کے لئے مجرب ہے۔ قدرتی پیداوار و خوشبودار بوٹیوں سے تیار کی جاتی ہے۔ سہیلیوں۔ اور دوستوں کو پیش کرنے کا بہترین تحفہ ہے۔ قیمت پندرہ آنے۔
سول ایجنٹ قادیان سلطان برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ہمیشہ اس بات کی ٹوہ میں رہتے ہیں۔ کہ ہم میں سے کمزوروں کا کھوج لگائیں۔ مگر میری طبیعت ایسی ہے۔ کہ میرے پاس ان کے قریب ترین عزیزوں کی چٹھیاں آئیں۔ کہ ہم ان سے بیزار ہیں مگر میں نے ان کو یہی جواب دیا۔ کہ ایمان کو کھیل مت بناؤ۔ ابھی ٹھہرو اور صبر کرو۔ اور

خدا تعالےٰ سے دعائیں

کرو۔ میری فطرت ہی ایسی نہیں کہ میں ایسے توڑ جوڑ کرتا رہوں۔ کہ ان میں سے کون ان کا مخالف ہے۔ اور کون کمزور ہے۔ مگر وہ فطرتاً مجبور ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کی ٹوہ میں رہیں۔ اور ان کو اپنے گرد و پیش جمع رکھیں۔ چنانچہ تجربہ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ انہوں نے ہمیشہ ان لوگوں کو جو ہماری جماعت سے نکلے۔ اپنے گرد اکٹھا کیا۔ انہوں نے مستریوں کو مدد دی۔ مصریوں کو دی۔ اس پر ان کی جماعت کے ریکارڈ گواہ ہیں۔ گو وہ مونہہ سے اس کا انکار ہی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس اس بات کی

قطعی اور یقینی شہادتیں

ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی امداد کرتے رہے۔ ان کی بغداد کی جماعت کے سیکرٹری نے خود بیان کیا۔ کہ میرے پاس مرکز لاہور سے ان لوگوں کے اشتہار اور ٹریکٹ تقسیم کے لئے آتے رہے ہیں تو وہ ہمیشہ اشاعت کے ذریعے بھی اور روپے سے بھی ان لوگوں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ مگر میرا طریق یہ ہے۔ کہ میں ان سے بیزار ہونے والوں کو ہمیشہ یہی نصیحت کرتا رہا ہوں۔ کہ اپنے دین کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ گالیاں دینے کو مذہب نہ بناؤ۔ ورنہ تمہیں نہ وہاں ہدائت نصیب ہوئی ہے۔ اور نہ یہاں ہوگی۔ پس یہ بات نہیں کہ منافق ہماری جماعت میں ہی ہیں۔ ان میں نہیں بات صرف یہ ہے۔ کہ ان کی عادت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ ہمارے

کمزوروں کی جستجو

کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ طریق نہیں اور میں فطرتاً ایسا نہیں کرسکتا۔ پس بورڈ کے انتخاب کا جو طریق وہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ بالکل غیر طبعی ہے۔ اور کوئی معقول انسان اسے قبول نہیں کرے گا۔ وہ کہتے ہیں وہ تین ماہ سے یہ بات پیش کر رہے ہیں۔ اور میں نے کہا ہے قریباً ۲۳ سال سے وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ لیکن اگر سو سال بھی کہتے رہیں۔ تو یہ نہیں مانی جاسکتی کہ ہم

عقائد کا فیصلہ کسی بورڈ سے

کرائیں۔ ہاں انتظامی امور کی نگرانی کے لئے بورڈ ہوسکتا ہے۔ مگر ہمارے نمائیندے وہ ہوں گے۔ جن کو ہم منتخب کریں۔ اور ان کے وہ جنہیں مولوی محمد علی صاحب یا اور کوئی جسے ان کی انجمن اختیار دے منتخب کریں۔

پس اگر وہ اس طریق پر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ وہ چاہیں تو اس طرح کرسکتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں ان کا ہمیشہ سے یہی طریق ہے۔ اور وہ ہمیشہ ایسی تدابیر کرتے رہتے ہیں۔ جس سے دوسروں کو

ہدائت سے محروم

رکھ سکیں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ صداقت آخر غالب آکر رہے گی۔ اور ان کی ساری تدابیر ھباء ہوکر اڑ جائیں گی۔ اللہ تعالےٰ کی روشنی ان کی کمزوریوں کو خود ظاہر کرکے دوسروں کے لئے ہدائت کے سامان کر دے گی۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کو سچائی کے اظہار کی ضرورت ہے تو اس سے

بہتر ترکیب

میں نے کئی بار ان کے سامنے پیش کی ہے۔ وہ اسے کیوں اختیار نہیں کرتے۔ میں نے کئی بار کہا ہے۔ کہ صحیح عقائد وہی ہوسکتے ہیں۔ جن کا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علی الاعلان اظہار کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں وہ جن عقائد کا اظہار کیا کرتے تھے۔ میں ان کی تحریروں سے نکال کر ان کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ اور وہ ان کے نیچے لکھ دیں۔ کہ آج بھی میرا عقیدہ یہی ہے۔ اور وہ میری اس زمانہ کی تحریروں سے میرے عقائد نکال دیں۔ اور میں لکھ دوں گا۔ کہ آج بھی میرے عقائد یہی ہیں۔ ہم دونوں مونہہ سے یہی کہتے ہیں کہ ہمارے عقائد آج بھی وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھے۔ پس اس طرح اس زمانہ کی تحریرات سے ہم ایک دوسرے کے عقائد نکال کر پیش کردیں۔ اور دونوں اپنے اپنے عقائد کے نیچے لکھ دیں۔ کہ آج بھی ہمارے عقائد یہی ہیں۔ اور پھر دونوں کے عقائد کتاب کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔ اور ساتھ ہی دونوں کی یہ تحریریں بھی چھپ جائیں۔ کہ

ہمارے عقائد آج بھی یہی ہیں

یہ ایسا سادہ طریق ہے۔ کہ نہ ہمیں ان کے آدمی تلاش کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ان کو ہمارے۔ صرف ایک دوسرے کی تحریرات کے اقتباس شائع کر دیئے جائیں۔ ہاں چونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ کسی کی تحریر کا کوئی اقتباس ناقص ہو۔ اس لئے ہر فریق کو حق ہوگا۔ کہ وہ مطالبہ کرے کہ میری تحریر کا اقتباس ناقص ہے۔ فلاں حصہ اس کے ساتھ شامل کیا جائے۔ یا فلاں دوسری جگہ پر میرے اس کلام کی شرح موجود ہے۔ اسے شامل کیا جائے۔ اس کا یہ مطالبہ پورا کیا جائے گا۔ (ان تشریحی عبارتوں کے لئے بھی یہ شرط ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی شائع شدہ ہوں) اس طرح کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ ان کو حق ہوگا۔ کہ ان کی کسی تحریر کا حل اگر کسی دوسری جگہ موجود ہو تو اس کے ساتھ شامل کرنے کا وہ مطالبہ کریں۔ اور اسی طرح میری کسی تحریر کا حل اگر دوسری جگہ ہو۔ تو میرا حق ہوگا۔ کہ اس کے ساتھ شامل کرنے کا میں مطالبہ کروں۔ اور یہ حل بھی ساتھ شامل کر دیئے جائیں۔ یہ

ایک آسان طریق

ہے۔ کہ نہ بورڈ مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ مناظروں کی۔ صرف دونوں فریق کی وہ تحریرات جو زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہیں اکٹھی شائع کر دی جائیں۔ اور دونوں ان پر لکھ دیں۔ کہ آج بھی ہمارے عقائد یہی ہیں۔ اس کے بعد دنیا خود فیصلہ کرلیگی کہ اس زمانہ میں میرے عقائد اور تھے۔ یا مولوی محمد علی صاحب کے۔ اگر یہ ثابت ہوجائے گا۔ کہ میں نے اب اپنے عقائد بگاڑ لئے ہیں تو میرا اثر جاتا رہے گا اور اگر یہ ثابت ہوگا۔ کہ ان کے عقائد اس زمانہ میں اور تھے۔ تو ان کے ساتھیوں کے لئے یہ بات ہدائت کا موجب ہوجائے گی۔ اور وہ یہ سمجھ جائیں گے۔ کہ

مولوی محمد علی صاحب کے زمانہ صحابیت کے عقائد

اور تھے۔ اور آج اور ہیں۔ یہ نہائت آسان طریق ہے۔ اور بہترین طریق ہے اگر وہ اس پر متفق ہوں تو فیصلہ نہائت آسان ہوجاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مباحثہ ہوگا جو گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت ساتھ رکھتا ہوگا۔ باقی رہا جزئیات یا تفاصیل کا سوال کہ اس وقت کسی حوالہ کا علم نہ تھا۔ اور وہ اب ملا ہے۔ یا کہ اس وقت کسی لفظ کے معنی محقق نہ تھے۔ جواب ہوئے ہیں۔ یہ غیر ضروری چیزیں ہیں۔ اصل سوال عقیدہ کا ہے۔ کہ اس وقت کیا تھا

میں نے سخت زکام کی حالت میں حکیم عبدالعزیز خان صاحب مالک طبیہ عجائب گھر کی تیار کردہ معجون برشعشا استعمال کی جس سے چند گھنٹوں کے اندر مکمل آرام آگیا۔ یہ دوائی واقعی نہائت مفید اور زود اثر ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں کستوری اور زعفران بھی ہے۔

خاکسار علی محمد اجمیری ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز
مورخہ ۴/۷ ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا عقیدہ

ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں۔ جس کے معنے ہیں کہ وہ نبی بھی ہیں اور ساتھ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں۔ ان معنوں میں کہ وہ امتی تو ہیں مگر نبی نہیں ہیں۔ میں ان کی تحریروں سے یہ نکال دوں گا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور وہ میری تحریروں سے نکال دیں۔ کہ اس زمانہ میں میرا عقیدہ کیا تھا۔ اور اس طرح فیصلہ نہایت آسان ہو جائے گا۔ پچیس سال سے یہ جھگڑا چل رہا ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب میری اس تجویز پر عمل کریں۔ تو فیصلہ آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اس آسان طریق کو ماننے کو بھی تیار نہ ہوں۔ تو ان کی مرضی زمانہ خود ہی صداقت پر سے پردہ اٹھاتا جائے گا۔

اس بارہ میں

ایک لطیفہ

بھی میں بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھیوں میں سے ایک معزز نوجوان اس مجلس شوریٰ کے موقعہ پر یا شاید جلسہ سالانہ پر قادیان آئے۔ تو چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ان کے سامنے چند حوالے پڑھنے شروع کئے۔ کہ یہ ہمارے عقائد ہیں۔ اور وہ حوالے سنا کر انہوں نے بتایا کہ یہ مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں کے اقتباس ہیں۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہمیں تو مولوی صاحب نے کبھی نہیں یہ بتایا۔ کہ پہلے ان کے عقائد یہ تھے۔ پس

فیصلہ کا آسان طریق

یہی ہے۔ کہ میں ان کی تحریروں کے وہ حوالے پیش کر دیتا ہوں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی سمجھتے تھے۔ اور وہ میرے ایسے حوالے پیش کر دیں جن سے ان کے نزدیک یہ نکلتا ہے۔ کہ میں اس زمانہ میں آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا اور پھر اگر اس زمانہ کی بعض تحریروں سے ان حوالہ جات پر کوئی ایسی روشنی پڑتی ہو۔ جو مصنف کے نزدیک اس کے صحیح عقیدہ کو ظاہر کر رہی ہو۔ تو اس کے مطالبہ پر اسے بھی ان اقتباسات کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ پھر دونوں کے حوالہ جات کو بصورت کتاب چھاپ دیا جائے۔ دنیا خود فیصلہ کر لے گی۔ کہ کون حق پر ہے۔ اور کون نہیں۔

تحریک جدید کیلئے قربانیوں میں جماعتوں اور افراد کی جدوجہد

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت ہر احمدی کی خواہش ہے۔ کہ اس کا وعدہ گیارہ اگست تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ کیونکہ ان کے کانوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پہنچ چکی ہے۔ پس جہاں ہر فرد اس کوشش میں ہے کہ وعدے کی رقم ادا کر دے۔ وہاں جماعتوں کے کارکنان بھی اس تگ و دو میں ہیں کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد سے ۱۱ اگست تک موعودہ رقم وصول کر لیں۔ تاکہ ان کی جماعت کا چندہ اسی فیصدی مرکز میں پہنچ جانے کی صورت میں سو فیصدی وعدے پورے کرنے والے افراد کے ناموں کے ساتھ ایسے کارکنان کے نام بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ چنانچہ جماعت بھٹنڈہ کا وعدہ ۹۳ فیصدی۔ جماعت پنج ہورو سندھ ۸۲ فیصدی۔ جماعت جے پور ۸۰ فیصدی ادا ہو چکا ہے۔ اور جماعت راہوں ضلع جالندھر۔ کڑیانوالہ۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات۔ چک ۵۵۹ گھیو لیوالی۔ بھینی میلواں کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہیں۔

ہندوستان کی جماعتیں تو اس جدوجہد میں ہیں۔ کہ ۱۱ اگست تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر دیں۔ کئی ہیں جو پاس روپیہ نہ ہونے کے باعث اپنے محکمہ سے قرض لے رہے ہیں۔ کئی ہیں جو اپنے دوستوں سے قرض لے رہے ہیں۔ کئی ہیں جو اپنے محکمہ کے پرانے مطالبات کا تصفیہ کرا رہے۔ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے وعدوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ غرض دوست وعدوں کے بروقت پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بیرون ہند کی جماعتوں کے متعلق اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ ان کے کارکن اور افراد کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جس طرح بھی سکے ۱۰ اگست تک اپنے وعدوں کو اپنے مقام پر ادا کر دیں۔ پس جو لوگ تحریک جدید کے کامیاب بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اور موعود خلیفہ کی دعا کے حق دار۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہر قسم کا انگریزی اور دیسی صابن بنانا سیکھنے کیلئے
مکمل عملی صابون سازی مصورہ طبع دوم

منگوا لیجئے۔ اس کتاب کی مدد سے آپ ہر قسم کا دیسی اور انگریزی صابن تسلی بخش طور پر تیار کر سکتے ہیں۔ سستے سے سستا اور عمدہ سے عمدہ اور کارخانہ داروں کے تمام راز اور صحیح صحیح نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ صابن سازی کے کام کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے

حکومت سے مالی امداد حاصل کرنیکا مفصل طریقہ

بھی بتایا گیا ہے۔ اور صابن کی متعلقہ اشیاء تھوک فروخت کرنے والوں اور صابن کے ٹھپے اور ڈبے بنانے والوں کے پتے بھی دئیے گئے ہیں۔ ضخامت ۱۳۶ صفحات قیمت عہ محصولڈاک ۷ر

ملنے کا پتہ: دفتر گنجینۂ روزگار۔ گوجرانوالہ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف ریاست مالیر کوٹلہ کا
ارشاد گرامی ملاحظہ ہو کر

"آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیزہ کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن تک کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے "فیسرین کریم" نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں"

فیسرین کریم۔ بلاشبہ کیلوں چھائیوں۔ بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ قادیان میں سیالکوٹ ہوس سے خریدیں۔

وی پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب

"مولوی محمد علی صاحب کا جنگ موعود نبی سے"

(قدم قدم پر اور بات بات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت)

اس نام کا رسالہ موجودہ حالات میں ہر احمدی دوست کو منگا کر خود بھی پڑھنا چاہئے۔ اور غیر مبایعین کو بھی ضرور پڑھوانا چاہئے۔ اس میں ڈیڑھ سو حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کس جرأت اور دلیری سے حضرت مسیح موعود حکم عدل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا۔ صرف حضرت اقدس اور مولوی صاحب کے حوالے بطور مکالمہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام مولوی صاحب پر بالکل چسپاں ہوتا ہے۔ کہ "تم بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔ ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیے

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر

دنیا میں سب سے چھوٹا ڈاکٹر

ہاں! میرے دوستو اگرچہ میں عمر میں بہت چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی آپکو مجھ پر اعتبار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں شہرہ آفاق دوائی امرت دھارا سے آپ لوگوں کا علاج کرتا ہوں جو کبھی نقصان نہیں کرتی اور ماں کے دودھ کی طرح مفید ہی ہو چکی ہے۔ امرت دھارا جو دنیا بھر میں ایک نامور دوا ہے ہر لحاظ سے اتنی ہی مفید دوا ہے جتنا کہ ماں کا دودھ طرہ اس پر یہ اس میں ایک اور بھی خوبی ہے۔ یہ ایک بچے کے ہاتھ میں بھی رہ کر ہر ایک بیماری کو مغلوب کرنے میں ایک اچوک ہتھیار کا کام دیتی ہے۔

امرت دھارا

اپنے ہاتھ میں اس عجیب التاثیر دوا کو لے کر آپ اپنے گھر کے ڈاکٹر بن سکتے ہیں۔ اور دوسروں کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اس کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے آپ کی پیٹ کی خرابیوں۔ دردوں اور تکلیفوں۔ پھوڑے پھنسی اور گھاؤں اور چوٹوں کی قسم کی تمام بیماریوں سے جو روز مرہ انسانی گوشت و پوست کو گھیرتی رہتی ہیں۔ یقیناً نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ ۸

آج ہی آٹھ آنے کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں

امرت دھارا فارمیسی لاہور

نوٹ:۔ میسرز بھیا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

خدمت خلق

مردانہ پوشیدہ۔ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریق علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنائے اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں میرا تعارف کرا دیجئے۔ ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"۔

الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا طیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللّٰہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب۔

سُندوٹی
گورنمنٹ آف انڈیا رجسٹرڈ

یہ دوا ہمارے دواخانہ کی خاص اور مقبول عام دوا ہے۔ اس کو کند ذہن۔ کمزور صحت۔ کمی خون۔ کمزوری ہاضمہ۔ دل کی دھڑکن۔ پنڈلیوں کے درد کی بیمار عورتوں نے ہزاروں کی تعداد میں استعمال کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ قیمت ۵۰ گولی عہ۔ ۱۰۰ گولی عگر روپیہ صرف محصول ڈاک ۔/۔

مینیجر دواخانہ احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

عزیز پور ضلع سیالکوٹ

بجے ۱۴ کو پانچ گاؤں کے احمدی اپنے مرکز میں یعنی عزیز پور میں جمع ہوئے۔ جن کے وفد بنا کر ۱۶ گاؤں میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ مکرمی محمد ابراہیم صاحب جنرل سکرٹری نے علاقہ کا سائیکل پر دورہ کر کے نگرانی کی لوگوں نے خندہ پیشانی سے ہماری باتوں کو سنا ..۶ کے قریب افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا ۸۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

خاکسار رحمت اللہ خان سکرٹری تبلیغ

شہر بھدرواہ ریاست جموں

غیر مبائع اور غیر احمدی دوستوں میں فرداً فرداً ملاقاتوں کے ذریعہ احباب جماعت نے تبلیغ کی اور ۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہمارے نومبائع دوستوں کے اخلاص اور جوش کو لوگ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ دیکھو جی یہ لوگ کل احمدیت کے مخالف تھے اور آج اس کی تائید میں دلائل دیتے ہیں۔ زیادہ تر تبلیغ غیر مبائع دوستوں میں کی گئی۔

خاکسار محمد حسین مبلغ سلسلہ

کیمبل پور

شہر اور گردو نواح میں دوست پھیل کر زبانی۔ ٹریکٹ تقسیم کرتے ہوئے اور سوال وجواب کے رنگ میں تبلیغ کرتے رہے خاکسار نے شہر کے معززین مجسٹریٹ صاحب۔ وکلاء صاحبان کو تبلیغ کی ان کے ڈیروں پر گردو پیش سے بہت سے لوگ جمع تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ خاکسار جان محمد

امیر جماعت احمدیہ

غازی کوٹ

دوستوں نے تین گروہوں میں جا کر قریباً ۱۴ گاؤں میں پیغام حق پہنچایا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ غازی کوٹ میں عورتوں کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار کی بیوی نے تقریر کی۔ اور سوال وجواب ہوتے رہے۔

خاکسار مولا بخش مجاہد تحریک جدید

کراچی

دوستوں کے سات وفود بنائے گئے جنہیں کراچی شہر اور مضافات میں مقررہ حلقوں میں بھیجا گیا۔ تمام دوست دن بھر فریضہ تبلیغ کو سرانجام دیتے رہے۔ اور دوہزار کے قریب تبلیغی اشتہارات و ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خاکسار محمد نواز ککلی سکرٹری تبلیغ

آگرہ

دوست وفود کی صورت میں اپنے مقرر کردہ حلقوں کی طرف گئے اور سوائے دو جگہوں کے جہاں مخالفین نے گالیاں دیں باقی سب وفود نے امن کے ساتھ خدا کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچایا۔ خاکسار اور مولانا عبد المالک صاحب فاضل نے شہر کے معززین میں تبلیغ کی۔ تمام احباب نے ہماری باتوں کو خندہ پیشانی سے سنا۔ لٹریچر کے مطالعہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ شام کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولانا مولوی عبد المالک صاحب نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معجزانہ پیشگوئیوں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا چہرہ دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔ خدا کے فضل سے ہمارا یوم التبلیغ کامیاب رہا اور ایک دفعہ پھر موافق و مخالف میں بیداری پیدا ہو گئی۔ خاکسار محمد حسین سکرٹری تبلیغ

نئی دہلی

دوستوں کو سات گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف حلقہ جات میں تقسیم کر دیا گیا۔ سٹیشن پر گاڑیوں میں لٹریچر تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ ہر علاقہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جن دوستوں نے مزید لٹریچر کا اشتیاق ظاہر کیا ان کے ایڈریس نوٹ کر لئے گئے

خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ۔

نورنگ (بنوں)

دوستوں نے یوم التبلیغ میں سرگرمی سے حصہ لیا اور کئی ایک پُر جوش اور مخالف مولویوں اور دیگر دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ علاوہ زبانی تبلیغ کے ۷۰ کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار صاحبزادہ محمد طیب

سرینگر

سرینگر میں یوم التبلیغ نہایت خیر وخوبی سے منایا گیا تینوں تازہ ٹریکٹ خوب تقسیم کئے گئے۔ زبانی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

برلن - ۲۱ جولائی - آج لتھونیا کے وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ آئندہ لتھونیا سوویٹ یونین کا ایک حصہ ہوگا۔ روس کا آئین اب اس ملک میں نافذ کر دیا جائے گا۔ اسٹونیا اور لٹویا کی پارلیمنٹوں نے اگرچہ تاحال اعلان نہیں کیا۔ مگر آئندہ ہفتہ تک وہ بھی روس سے الحاق کا اعلان کر دیں گی۔

لنڈن ۲۱ جولائی وزارت اطلاعات کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت بعض لوگوں کی زبان بند کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ مایوس کن باتیں کرنا بھی منافقانہ کارروائی ہے۔ اس وقت فتح کے ذکر کے سوا تمام باتیں چھوڑ دینی چاہئیں

رپوٹر کی ایک خبر ہے۔ کہ جرمن کی صف اول میں اسوقت اٹھارہ ہزار ہوائی جہاز ہیں۔ جو برطانیہ سے زیادہ ہیں۔ مگر اس کے پاس ہوابازوں کی کمی ہے۔ جرمن کارخانوں میں ماہوار اٹھارہ سو ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ پولینڈ میں نئی فیکٹریاں بن گئی ہیں۔ اور غالباً فرانس میں بھی بننے والی ہیں۔ مگر برطانیہ کے ہوائی جہاز زیادہ مفید اور پائیدار ہیں۔

فرانس کی حکومت نے ریڈیو۔ اخبارات اور ٹیلیگراف کو اپنے براہ راست کنٹرول میں لے لیا ہے۔ گویا اب وہاں پریس اور ریڈیو کی پبلک حیثیت ختم ہو چکی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے وزیر مالیات کا دفتر آئندہ ہفتہ پیرس چلا جائے گا۔ ایک بہت بڑا بنک اور انشورنس کمپنی کے دفاتر بھی وہاں منتقل ہو رہے ہیں۔ حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانسیسی سٹاک ایکسچینج آئندہ ماہ پیرس میں از سر نو کھل جائے گا۔

شملہ ۲۱ جولائی ہندوستان میں مسلح ٹینک تیار کرنے کے متعلق آخری فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ موسم سرما میں وار سپلائی بورڈ کے زیر انتظام کام شروع کر دیا جائے گا۔ یہ ٹینک کس قسم کے ہوں گے۔ اور کہاں تیار ہوں گے یہ سب باتیں پردہ راز میں رہیں گی

قاہرہ ۲۱ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ ابے سینیا کے سابق بادشاہ نے سوڈان پہنچ کر اپنے ملک کی سرحد پر مقیم حبشی فوجی سرداروں سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت دولاکھ فوج اس کے زیر کمان لڑنے کو تیار ہے۔ اور اٹلی کے خلاف ملک میں عام بغاوت بپا ہے۔

ماسکو - ۲۱ جولائی۔ روس نے دنیا کا سب سے بڑا مسافر بردار ہوائی جہاز تیار کیا ہے۔ جس کی لمبائی ۱۵۳ گز ہے۔ اور جو بیک وقت ۶۴ مسافر اور دس ہوابازوں کو لے جا سکتا ہے۔

روم ۲۱ جولائی۔ چونکہ جرمنی میں کسانوں کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے۔ اس لئے اس نے اٹلی سے ۲۶½ ہزار کسان مانگے ہیں۔ جن میں سے پانچ ہزار اٹلی نے بھیج بھی دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ جولائی ایک جرمن ہوائی جہاز نے شمال مغربی انگلستان کے ایک شہر پر پرواز کی۔ اور آٹھ بم گرائے۔ جس سے ایک آدمی ہلاک اور چند زخمی ہوئے اس جہاز کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ ابھی تک اس علاقہ پر دشمن کا کوئی ہوائی جہاز نہیں پہنچا تھا۔

قاہرہ ۲۲ جولائی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج انگریزی ہوائی جہازوں نے طبروق اور ایلبونی کے اڈوں پر شدید حملے کئے۔ ایلبونی میں تین جگہ آگ لگ گئی۔ ان میں سے ایک کے شعلے ساٹھ میل کے فاصلے سے نظر آ رہے تھے۔ ایک اور سرکاری اعلان میں مالٹا پر ہوائی حملوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ اطالوی طیاروں کے ایک دستہ نے جس کے ساتھ لڑنے والے ہوائی جہاز بھی تھے۔ مالٹا پر دوبار حملہ کیا۔ ایک اطالوی طیارہ کو توپ کا گولہ لگا جس سے وہ سمندر میں گر گیا۔ ہوائی جہازوں کی لڑائی میں برطانوی جہازوں نے ایک اطالوی جہاز کو نیچے گرا لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسکو ۲۲ جولائی سپریم سوویٹ کونسل کا اجلاس چند روز میں ہونے والا ہے۔ لٹویا۔ اسٹونیا اور لتھونیا کی ریاستوں نے روس سے الحاق کی جو درخواستیں کی ہیں۔ ان پر اس اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ اس الحاق سے روس کا علاقہ ساٹھ لاکھ مربع میل بڑھ جائیگا اور آبادی میں ساٹھ لاکھ کا اضافہ ہو جائیگا نیز روس کی سرحد ایک سو بیس میل تک جرمنی سے مل جائے گی۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فوج کے لئے ہندوستانی ڈاکٹر بہت جلد بھرتی کئے جائیں گے۔ ایک سو اس مہینہ میں۔ اور اتنے ہی اگست میں لئے جائیں گے۔ ان کو انڈین میڈیکل سروس کا ایمرجنسی کمشن دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی عنقریب بھرتی کئے جائیں گے۔

ٹوکیو ۲۲ جولائی۔ جاپانی کیبنٹ کے لئے تمام وزراء منتخب ہو چکے ہیں۔ جو آج حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

ناگپور ۲۲ جولائی مقامی ملوں کے تین ہزار مزدوروں نے فیصلہ کیا ہے کہ جمعہ کے روز سے ستیہ آگرہ کیا جائیگا کیونکہ گرانی کے الاونس کے متعلق ان کے مطالبات منظور نہیں کئے گئے۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ سرجان انڈرسن سابق گورنر بنگال آجکل برطانیہ کے ہوم ڈیفنس منسٹر ہیں۔ آپ نے ایک ایمرجنسی پاور بل مرتب کیا ہے۔ برطانوی پریس نے اس کی سخت مخالفت کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ یہ انگلستان ہے۔ بنگال نہیں۔ اہل برطانیہ غیر معمول سختی کو پسند نہیں کر سکتے۔

ٹوکیو۔ حکومت جاپان مالی سال کے لئے ایک نئی سکیم تیار کر رہی ہے۔ جس کے مطابق ملک کی تمام خام اشیاء پر سرکاری قبضہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ انگلستان کی جنگی سرگرمیاں روز افزوں ہیں۔ اسلحہ ساز کارخانے بڑی سرعت سے چل رہے ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک میں جرمنی سے زیادہ یعنی اٹھارہ سو سے زائد ہوائی جہاز ماہوار تیار ہو رہے ہیں۔ ۲۳ جولائی کو دارالعوام میں ضمنی جنگی بجٹ پیش ہو گا۔ جس پر عیش و آرام کے سامان پر ٹیکس بڑھانے کے علاوہ انکم ٹیکس بھی دو شلنگ بڑھا دیا جائیگا۔

جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر کے حکم کے مطابق بلجیم کے تمام جنگی قیدی سوائے افسروں کے رہا کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی کی طرف سے برطانیہ پر وسیع ہوائی حملوں کے پہلے مہینہ میں کل ۳۳۶ اشخاص ہلاک اور ۴۷۶ شدید مجروح ہوئے۔ اور یہ کوئی خاص تعداد نہیں۔ جون ۱۹۴۰ء میں سڑکوں کے حادثات میں ۹۷۴ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں

لنڈن ۲۱ جولائی۔ وزارت بہم رسانی نے ایک ہزار سے زائد آبادی کے تمام شہروں کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ کاغذ۔ ہڈیوں۔ اور دھات کے ٹکڑوں کو جمع کرنے کی سکیم پر پوری کوشش سے عمل کرائیں۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ برطانی افواج کے کمانڈر انچیف لارڈ گارٹ کو تربیت حاصل کرنے والی افواج کا انسپکٹر جنرل بنا دیا گیا ہے۔ اور جنرل سر ایلین بروک کو افواج داخلہ کا کمانڈر انچیف بنا دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۲۱ جولائی۔ جاپان کے نئے وزیر اعظم نے آسٹریلیا کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت دنیا سیاسی۔ مجلسی اور فوجی اعتبار سے دو حصوں میں منقسم ہے۔ اگر جاپان اور آسٹریلیا بین الاقوامی امن کے لئے باہم مل جل کر کام کریں۔ تو یہ اشتراک دنیا کے لئے بہت مفید ہو گا۔

واشنگٹن ۲۱ جولائی۔ ہتھیار ڈالنے سے پیشتر فرانسیسی حکومت نے امریکہ سے کئی سو ہوائی جہاز خرید کئے تھے۔ اب ان کی ملکیت کے متعلق فرانس اور برطانیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا دونوں ممالک ان کو اپنی ملکیت بتاتے تھے۔ اب دونوں نے حکومت امریکہ کو اس جھگڑے کا ثالث تسلیم کر لیا ہے۔ مسٹر روز ویلٹ کے سیکرٹری مسٹر مرنو اس کا فیصلہ کریں گے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ آج صبح برطانیہ کے جنوب مشرقی ساحل پر تین چار جرمن ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ وزارت بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کا ایک برباد کرنے والا جہاز ڈوب گیا ہے۔ اس پر دشمن کے ہوائی جہازوں نے حملے کئے تھے۔ اسے بندرگاہ میں لانے کی کوشش کی جا رہی تھی کہ وہ ڈوب گیا۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ بالٹک کی ریاستوں نے روس سے الحاق کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے ہٹلر کو بہت اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ وہ یورپ میں جرمن سلطنت قائم کرنے کا جو خواب دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے پورا ہونے میں روک ہے۔ وہ مشرق کی طرف بڑھنا چاہتا تھا۔ اور اب اس کی امیدیں خاک میں مل گئی ہیں۔

جرمن ریڈیو جرمنوں کو ہٹلر کی تقریر کا سرکاری جواب سننے کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔ کہ اس تقریر کے متعلق برطانیہ کے غیر سرکاری حلقوں کی رائے اچھی نہیں۔ اور اسے اچھی طرح سمجھا نہیں گیا۔ جرمن ریڈیو اب برطانیہ پر حملہ کے راگ اس طرح نہیں الاپتا۔ جس طرح چند روز پہلے الاپا کرتا تھا۔

بغداد ۲۲ جولائی۔ دجلہ و فرات میں سیلاب آنے کی وجہ سے نقصان ہوا ہے۔ حکومت نے مالیہ اور دوسرے ٹیکس ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ اس وقت ہندوستانی فوج میں ۵۵ نرسیں ہیں۔ اب یہ تعداد بڑھا کر ۴۱۹ کر دی جائے گی۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ فرانس میں لڑائی کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں۔ انہیں پورا کرنے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اٹھارہ سے چالیس سال عمر کے لوگوں سے جبراً کام لیا جائے۔ ایک وزیر نے ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ سڑکیں۔ نہریں۔ تار اور ٹیلیفون کے انتظامات بگڑ گئے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچائی جا سکتیں۔ جرمن فرانسیسیوں کو کچلنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ آج سر سکندر حیات خاں نے حضور وائسرائے سے ملاقات کی۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ آج صبح پھر جرمن ہوائی جہازوں نے جنوب مشرقی سکاٹلینڈ کے بعض شہروں پر بم گرائے۔ جن میں سے بعض آگ لگانے والے تھے۔ آگ فوراً بجھا دی گئی۔ مگر آگ بجھانے والے بعض آدمی مارے گئے۔ نقصان بالکل معمولی ہوا۔

جرمن ریڈیو نے اب مان لیا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی حملوں کی وجہ سے جرمنی میں عام گھبراہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اس نے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ حملوں کے وقت ڈسپلن کو قائم رکھیں۔ اور فوراً پناہ گاہوں میں چلے جائیں۔

جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جزائر شرق الہند کی حکومت نے دو ہزار جرمن نظر بندوں سے برا سلوک کیا ہے غالباً اسی کا انتقام لینے کے لئے ہالینڈ کے بعض شہری گرفتار کر لئے گئے ہیں جن میں زیادہ تر نوآبادیاتی دفاتر کے آدمی ہیں۔

سمندر پار بھیجنے کے لئے نیوزی لینڈ میں والنٹیروں کی بھرتی کا کام ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت تک اٹھارہ ہزار والنٹیر بھرتی ہو چکے ہیں۔

پونا ۲۲ جولائی۔ سنٹرل ہیلتھ ایڈوائزری بورڈ کا اجلاس آج یہاں ہو رہا ہے۔ جس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ تبرکوں اور زیارت گاہوں پر جمع ہونے والوں کو جبراً ہیضہ کا ٹیکہ لگانے کا انتظام کیا جائے۔ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ جبری ٹیکہ کی زیادہ مخالفت نہیں کی جائے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah